تاریخ طبری

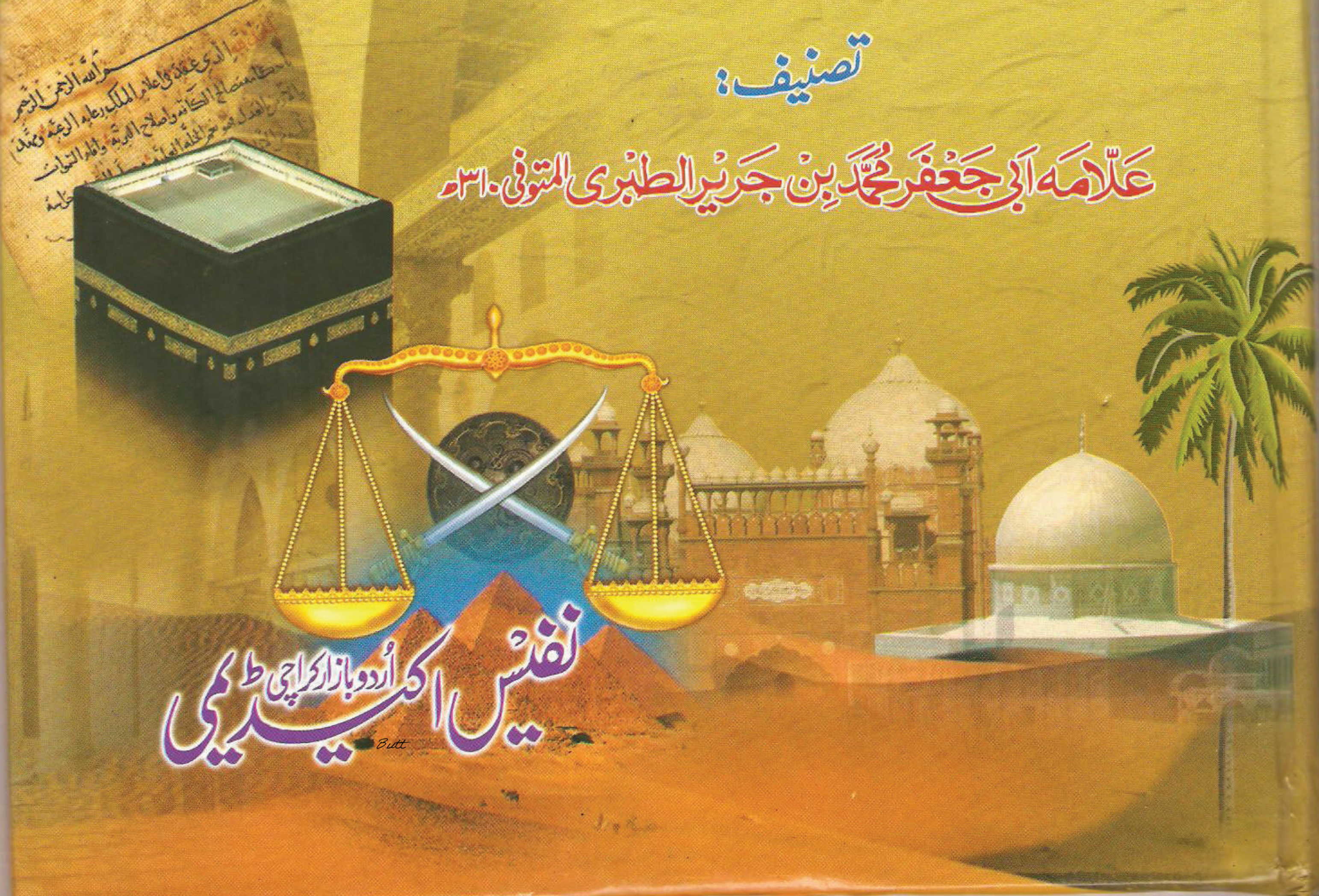
تاریخ الامم والملوک

جلد اوّل

تخلیق کائنات سے لے کر ولادت نبوی تک انبیاء اور امتوں کے واقعات

تصنیف:

علامہ ابی جعفر محمد بن جریر الطبری المتوفی ۳۱۰ھ



نفیس اکیڈیمی
اردو بازار کراچی

تاریخ طبری

تاریخ الامم والملوک

جلد اوّل

حصہ اوّل - دوم

تصنیف: علامہ ابی جعفر محمد بن جریر الطبری المتوفی ۳۱۰ھ

قبل از اسلام

حصہ اوّل

ترجمہ: ڈاکٹر محمد صدیق ہاشمی

پیدائش ارض وسماء و تخلیق آدم سے لیکر ولادت حضرت محمدؐ تک
مختلف انبیاء تک اور انکی امتوں و بادشاہوں کے واقعات۔

نفیس اکیڈمی
اردو بازار کراچی

تاریخ طبری تاریخ الامم والملوک

نام کتاب: ——— تاریخ طبری تاریخ الامم والملوک
مصنف: ——— علامہ ابی جعفر محمد بن جریر الطبری
ناشر: ——— نفیس اکیڈمی اردو بازار کراچی
طبع: ——— جدید کمپیوٹرائزڈ ایڈیشن اپریل ۲۰۰۴ء
ایڈیشن: ——— آفسٹ

نفیس اکیڈمی
اردو بازار کراچی

اس کے علاوہ ہمارا مقصود اس کتاب میں انبیاء اور سلاطین کا بھی ذکر ہے۔ اس لیے ہم نے ان کا ذکر ترک کر دیا۔ البتہ جہاں کسی بادشاہ کا نسب نامہ اور اس میں اختلاف کرنا ضروری ہوگا تو بقدر ضرورت اسے بھی بیان کر دیا جائے گا۔

علمائے فارس کی ایک جماعت نے ان حضرات کی آدم علیہ السلام کے نام میں موافقت اور ذات وصفات کی تعین میں مخالفت کرتے ہوئے یہ دعویٰ کیا ہے کہ آدم علیہ السلام اصل میں جامر (حام) بن یافث بن نوح ہیں۔

یہ عمر رسیدہ سردار تھے ابتداء میں انہوں نے ''دبناوند'' پہاڑ پر نزول فرمایا جو کہ ارض مشرق میں طبرستان کے پہاڑوں میں سے ایک پہاڑ ہے اور پھر اس کے ساتھ ساتھ ملک فارس پر بھی قابض ہو گئے پھر ان کی اور ان کی اولاد کی حکومت بڑھتی ہی چلی گئی یہاں تک کہ یہ شہر بابل کے بھی مالک ہو گئے اور کچھ زمانہ تک پوری زمین کے بھی حکمران رہے۔

جیومرت نے اپنے مقبوضہ علاقوں میں بڑی شان وشوکت اور قوت حاصل کی' شہر اور بستیاں آباد کیں۔ قلعے تعمیر کیے۔ اسلحہ اور ہتھیار تیار کیے اور جنگی گھوڑوں کے اصطبل قائم کیے لیکن آخری عمر میں اس کے مزاج میں ظلم وجبر کی آمیزش ہو گئی تھی۔ انہیں آدم کے نام سے پکارا جانے لگا اور انہوں نے یہ اعلان کیا کہ جس نے مجھے اس نام کے علاوہ کسی اور نام سے پکارا تو اس کی گردن اڑا دی جائے گی۔ انہوں نے تیس عورتوں سے نکاح کیے اس وجہ سے ان کی نسل بہت پھیلی۔ آخری عمر میں ماری نام کا بیٹا اور ماریہ نام کی بیٹی پیدا ہوئی جن کی پیدائش کی جیومرت کو بہت خوشی ہوئی اور اپنی جانشینی میں انہی کو اس نے مقدم رکھا یہی وجہ ہے کہ ملک فارس کے تمام بادشاہ ان کی نسل سے ہوئے۔

اس مقام پر جیومرت کا صرف اتنا تذکرہ کافی ہے جتنا کہ ہم نے کیا۔ جیومرت کے ابوالفارس ہونے میں کسی کو اختلاف نہیں البتہ اس میں اختلاف ہے کہ ابوالبشر آدم ہیں یا کوئی اور؟ جیسا کہ ہم نے اس اختلاف کا پہلے تذکرہ کر دیا ہے اور یہ بات بھی گذر چکی ہے کہ جیومرت اور ان کی اولاد میں مسلسل حکومت اور بادشاہت جاری رہی یہاں تک کہ اس کی اولاد میں آخری بادشاہ یزدگر بن شہریار حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے دور میں مرد مقام پر واصل جہنم ہوا۔

لہٰذا گزری ہوئی تاریخ اہل فارس کے بادشاہوں کے زمانہ کے اعتبار سے بیان کرنا زیادہ سہل اور واضح ہے اس لیے کہ جو قومیں اپنے آپ کو آدم علیہ السلام کی طرف منسوب کرتی ہیں ان میں سے کوئی بھی قوم ایسی نہیں جس کے پاس حکومت وسلطنت دائمی رہی ہو ان کے بادشاہوں کے زمانوں میں اتصال رہا ہو۔ ان سلاطین نے اپنی قوم کو جمع کیا ہو یا حملہ آور قوم سے ان کا تحفظ کیا اور ان کے مقابلے پر غالب آئے نیز مظلوموں کا ظالموں سے تحفظ کیا اور ان کے مقابلے پر غالب آئے۔ پھر ان کی سلطنت واقتدار کا کوئی ایسا مستقل ومتصل نظام نہیں دیکھا کہ بعد والے اگلوں سے اس کو میراث کے طور پر لے لیں اور اس کے اعزاز کی حفاظت کریں لہٰذا سلاطین فارس کے اعتبار سے بیان کرنا ناگزیر ہے۔

روئے زمین پر سب سے پہلی وفات:

اس سے پہلے یہ قول گزرا کہ زمین میں سب سے پہلے آدم علیہ السلام کا انتقال ہوا اور قرآن کریم میں (سورۃ المائدہ کی آیت ۲۷۔۳۱) کے مطابق۔

آدم علیہ السلام کے جن دو بیٹوں اور ان میں سے ایک کے مقتول ہونے کا ذکر ہے وہ آدم علیہ السلام کے صلبی بیٹے نہ تھے بلکہ یہ قوم بنی

اسرائیل میں سے تھے لہٰذا پہلی وفات زمین پر آدم علیہ السلام کی ہوئی تھی۔

مگر ہم دلائل سے اس قول کو غلط ثابت کریں گے اور بتائیں گے کہ زمین پر آدم علیہ السلام سے پہلے بھی وفات ہوئی تھی۔

سمرۃ بن جندب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ حضرت حوا کا کوئی فرزند زندہ نہ رہتا تھا انہوں نے نذر مانی کہ اگر ان کا بیٹا زندہ رہا تو اس کا نام عبدالحارث رکھیں گے پس ان کا بیٹا ہوا اور زندہ رہا تو اس کا نام انہوں نے عبدالحارث رکھا اور یہ اصل میں القائے شیطانی کی وجہ سے تھا۔

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت حوا سے آدم علیہ السلام کے جو اولاد ہوتی تو انہیں اللہ تعالیٰ کا عبد قرار دیا جاتا' اوران کے نام عبداللہ' عبیداللہ وغیرہ رکھے جاتے لیکن ان کی بہت جلد وفات ہو جاتی۔ ابلیس لعین ان دونوں کے پاس آیا اور کہا کہ اگر تم ان بچوں کے نام اس کے علاوہ رکھو جو کہ اب رکھتے ہو تو یہ زندہ رہیں گے اس کے بعد ایک لڑکا پیدا ہوا جس کا نام آدم وحوا نے عبدالحارث رکھا۔ قرآن کریم میں ارشاد ہے:

ترجمہ: ''وہ اللہ ہی ہے جس نے تمہیں ایک جان سے پیدا کیا اور اسی کی جنس سے اس کا جوڑا بنایا تا کہ اس کے پاس سکون حاصل کرے پھر جب مرد نے عورت کو ڈھانک لیا تو اسے ایک خفیف سا حمل رہ گیا جسے لیے لیے وہ چلتی پھرتی رہی۔ پھر جب وہ بوجھل ہوگئی تو دونوں نے مل کر اللہ' اپنے رب سے دعا کی کہ اگر تو نے ہم کو اچھا سا بچہ دیا تو ہم تیرے شکرگزار ہوں گے۔ مگر جب اللہ نے ان کو ایک صحیح وسالم بچہ دے دیا تو وہ اس کی بخشش وعنایت میں دوسروں کو اس کا شریک ٹھہرانے لگے''۔ (سورۃ الاعراف آیت ۱۸۹۔۱۹۰)

سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے اس آیت کی تفسیر میں مروی ہے کہ حضرت حوا جب پہلے بیٹے کے ساتھ حاملہ ہوئیں اور انہوں نے بوجھ محسوس کیا۔ ابلیس لعین ان کے پاس آیا اور کہنے لگا اے حوا! تمہارے پیٹ میں کیا ہے؟ انہوں نے کہا: مجھے کیا معلوم کون ہے؟

اس نے پوچھا: یہ کہاں سے نکلے گا؟ ناک سے یا کان سے؟

انہوں نے کہا میں نہیں جانتی۔

ابلیس لعین نے کہا: اگر یہ صحیح سلامت نکل آیا تو کیا تم میری بات مانو گی اور جو میں کہوں گا اس پر عمل کرو گی۔

حوا نے حامی بھر لی۔

ابلیس نے کہا کہ اس کا نام عبدالحارث رکھنا (ابلیس لعین کا اصل نام حارث تھا)

حوا نے کہا ٹھیک ہے اس کے بعد انہوں نے حضرت آدم علیہ السلام سے اس کا تذکرہ کیا کہ میرے خواب میں کوئی آیا اور اس نے اس طرح کی باتیں کہیں۔

آدم علیہ السلام نے فرمایا کہ وہ شیطان تھا تم اس سے بچ کر رہنا یہ ہمارا دشمن ہے جس نے ہمیں جنت سے نکلوایا تھا۔ پھر حضرت حوا کے پاس شیطان دوبارہ آیا اور اس نے اسی بات کا اعادہ کیا۔ حضرت حوا نے حامی بھر لی۔ لہٰذا جب وضع حمل ہو گیا اور اللہ تعالیٰ نے سلامتی کے ساتھ بچے کو پیٹ سے نکال دیا تو حضرت حوّا نے وعدہ کے مطابق بچے کا نام عبدالحارث کو دیا۔ سورۃ الاعراف کی آیت ۸۹' ۹۰ میں اسی کا ذکر ہے۔

سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے ایک اور روایت میں مروی ہے کہ ان سے پوچھا گیا کہ کیا آدم علیہ السلام نے شرک کیا تھا فرمایا کہ میں اللہ تعالیٰ کی پناہ چاہتا ہوں اس بات سے کہ میں ان کے متعلق شرک کا دعویٰ کروں۔ البتہ حوا نے جب حمل کا بوجھ محسوس کیا تو ان کے پاس ابلیس لعین آیا اور کہا کہ یہ کہاں سے نکلے گا' تمہاری آنکھ' ناک یا منہ سے' شیطان نے انہیں بہت مایوسی میں مبتلا کر دیا اور کہا کہ اگر یہ صحیح سلامت نکل آئے تو کیا تم میری بات مانو گی۔

ابن فضیل کی روایت میں یہ بھی اضافہ ہے کہ شیطان نے کہا اگر وہ صحیح سلامت نکل آئے اور تمہیں کسی قسم کا کوئی نقصان نہ پہنچے اور نہ ہی تمہاری موت کا باعث بنے تو کیا تم میری بات مانو گی۔ انہوں نے کہا: ہاں!

ابلیس نے کہا' اس کا نام عبدالحارث رکھنا۔ پس حوّا نے ایسا ہی کیا اور یہ ان کا شرک فی الاسم تھا۔

اور سدیؒ سے مروی ہے کہ حضرت حوّا کے ایک بیٹا ہوا۔ ان کے پاس شیطان آیا اور کہا کہ اس کا نام عبدی رکھو ورنہ میں اس کو قتل کر دوں گا۔ آدم علیہ السلام نے کہا: میں نے تمہاری بات مانی تھی جس کے نتیجہ میں مجھے جنت سے بے دخل کر دیا گیا۔ بحث وتکرار کے باوجود آدم علیہ السلام نے شیطان کی بات ماننے سے انکار کر دیا اور بچہ کا نام عبدالرحمٰن رکھا۔ پس ابلیس لعین نے اس بچے کو قابو کر کے قتل کر دیا۔ پھر جب دوسرا بچہ پیدا ہوا تو شیطان نے پھر اپنا مطالبہ دہرایا۔ مگر آدم نے اس مرتبہ بھی شیطان مردود کی بات ماننے سے انکار کر دیا اور نومولود کا نام صالح رکھا۔ شیطان نے اس بچے کو بھی قتل کر دیا۔ اس کے بعد جب تیسرا بچہ پیدا ہوا تو شیطان نے کہا تم صرف اس صورت میں اپنے بچے مجھ سے بچا سکتے ہو کہ آئندہ ہونے والے بچے کا نام عبدالحارث (ابلیس کا پہلا نام حارث تھا) ابلیس تو مردود ہونے کے بعد نام دیا گیا۔

لہٰذا قرآن کریم میں اسی شرک فی الاسم کی طرف اشارہ ہے۔ (سورۃ الاعراف آیت ۱۹۰)

یہ تمام روایات اس پر دلالت کرتی ہیں کہ آدم وحوا کی بعض اولاد کی وفات ان سے پہلے ہو چکی تھی اور اس باب میں اس کے علاوہ بھی متعدد روایات 'حسن' کی تردید کر رہی ہیں۔ جس میں کہا گیا ہے کہ زمین پر سب سے پہلی وفات آدم علیہ السلام کی ہوئی۔

عطایا:

آدم علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے روئے زمین کی سلطنت و بادشاہت عطا فرمائی' ان کو نبوت سے نوازا اور ان کی اولاد کی طرف رسول بنا کر بھیجا اور ان کی طرف اکیس صحیفے نازل فرمائے۔ جن کو آدم نے اپنے رسم الخط میں تحریر فرمایا تھا (رسم الخط جبریل نے آدمؑ کو سکھایا تھا)

ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں مسجد میں داخل ہوا وہاں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تنہا بیٹھے تھے میں بھی قریب بیٹھ گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابوذر! مسجد کے لیے بھی سلام ہے اس کا سلام تحیۃ المسجد کی دو رکعتیں ہیں لہٰذا تم کھڑے ہو جاؤ اور دو رکعتیں پڑھو میں دو رکعت پڑھ کر پھر قریب ہو کر بیٹھ گیا اور عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے مجھے نماز کا حکم دیا۔ آپ بتلایئے کہ نماز کیا ہے؟

فرمایا بہترین چیز ہے' زیادہ ہو یا کم۔

پھر ایک قصہ ذکر فرمایا:

اس کے اندر میں نے پوچھا اس میں انبیاء علیہم السلام کتنے گزرے ہیں؟